

# کوڑونا وائرس طبی واجتہادی مسئلہ ہے

[www.KitaboSunnat.com](http://www.KitaboSunnat.com)



العاصمہ اسلامک سنٹر  
لاہور پاکستان

عبد اللہ دانش حفظہ اللہ  
خطیب مسجد البدینویارک

## معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب و سنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مَجْلِسُ التَّحْقِيقِ الْإِسْلَامِيِّ کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق و اجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

## تنبیہ

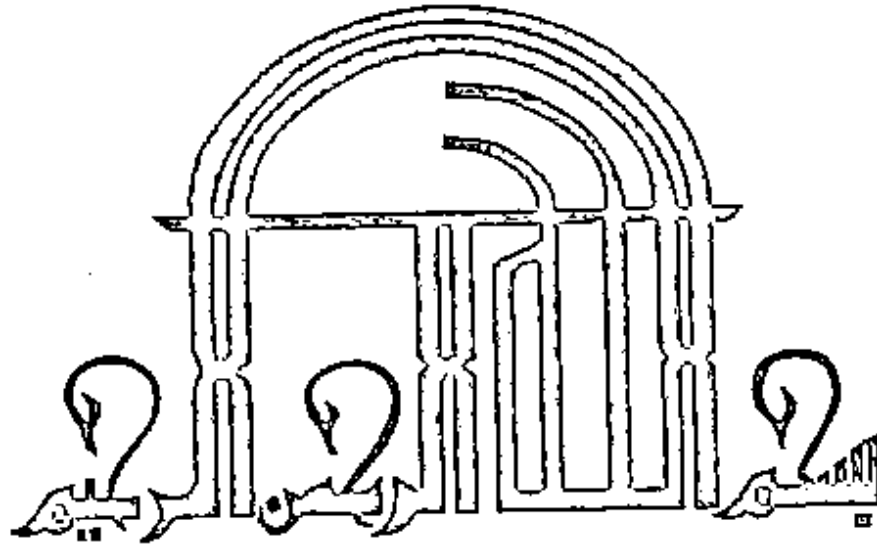
ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے  
کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

**PDF** کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس  
پر رابطہ فرمائیں۔

✉ [KitaboSunnat@gmail.com](mailto:KitaboSunnat@gmail.com)

🌐 [library@mohaddis.com](http://library@mohaddis.com)



الله

کے نام سے شروع کرتا ہوں  
جو بڑا ہی مہربان، نہایت رحم کرنے والا ہے

کتاب و سنت کی اشاعت کا مثالی ادارہ  
**العاظم الاسلامیک بکس**

جملہ حقوق اشاعت برائے **العاظم** محفوظ ہیں

کورونا وائرس  
 طبی واجتہادی مسئلہ ہے

مؤلف..... فضیل الشیخ عبداللہ دمشقی

ناشر و طابع..... **العاظم اسلامیک بکس**

اشاعت..... جون 2020ء

تعداد..... 2000

پاکستان میں اہلی کتب مندرجہ ذیل اداروں سے مل سکتی ہیں

© سجادا کیڈمی، الفضل مارکیٹ، اردو بازار لاہور 0302-4373627

© قرأت کیڈمی، الفضل مارکیٹ، اردو بازار لاہور 042-37122423

© مکتبہ سید احمد شہید، الکریم مارکیٹ، اردو بازار لاہور

© مکتبہ باب العلم، آفس/شاپ 54، ہادیہ حلیمہ سنٹر، اردو بازار لاہور۔ فون: 0300-4150021

© چشتی کتب خانہ، دربار مارکیٹ، لاہور

# کورونا وائرس طبی واجتہادی مسئلہ ہے

تحریر

فضیلۃ الشیخ عبداللہ دمشقی  
خطیب مسجد البدر، بروکلین نیویارک



الْعَاذِرُ بِرَبِّكَ مِنَ الْكِبَرِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

## کرونا وائرس، طبی واجتہادی مسئلہ ہے

CORONAVIRUS (COVID 19)، یہ وائرس متعدی بیماری کا موجب، پہلی بار دنیا کے علم میں آیا ہے، اس وائرس کا علم نہ مذاہب عالم کو پہلے سے تھا، نہ ہی قبل ازیں طب کا علم، اس سے آشنا تھا۔ اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ صلاحیتوں کو بروئے کار لاتے ہوئے، سائنسدان اور ڈاکٹر حضرات تحقیقات میں، دن رات مصروف عمل ہیں۔ زیادہ تر غیر مسلم محنت کر رہے ہیں، مسلمانوں کو پتہ نہیں کہ کب توفیق ہوگی۔ یہ مسئلہ علاقائی ہی نہیں رہا، بلکہ عالمی مسئلہ بن گیا ہے، اس کا زیادہ تر تعلق، ماہرین طب سے ہے، نہ کہ ماہرین مذہب سے۔

☆ مذہبی لوگوں سے ہماری گزارش ہے کہ علوم طب اور سائنس میں، خواہ مخواہ ٹانگ نہ اڑائیں، جس طرح دیگر بیماریوں سے لڑنے کے لیے، اللہ تعالیٰ نے طبیب پیدا کیے ہیں، یہ انہی کا کام ہے۔ عربی مقولہ ہے: ”لِكُلِّ فَنٍّ رِّجَالٌ“ ہر ہنر اور فن کے لیے، اللہ تعالیٰ نے الگ الگ، لوگوں کو صلاحیتیں بخشی ہیں۔

☆ دنیا بھر کی ہر حکومت، چاہے مسلم ہو یا غیر مسلم، سبھی اپنی اپنی قوموں کو، اس جان لیوا بیماری سے بچانے کی فکر و سعی کر رہی ہیں۔ ان حکومتوں کو منبر و محراب سے للکارنے کے بجائے، ان کی بتائی ہوئی تدبیر تحفظ پر عمل کریں اور کروائیں۔ یہ وبا عالمگیر ہے، اس وقت باہمی کشاکش سے گریز کیا جائے، اس میں فلاح انسانیت ہے۔ اسی کو فقہی اصطلاح میں ”مصلح مرسلہ“ اور استحسان کہا جاتا ہے۔ اسلام انسانوں کی بھلائی کا دین ہے نہ کہ انسانوں کی تباہی و بربادی کا دین۔

☆ یہ وائرس ”کائنات دقیقہ لا تُری بالمِجْہَر العَادِی“ اتنا باریک ہے کہ عام خوردبین (Microscope) سے نظر نہیں آتا۔ بلکہ انسانوں کے کھانسنے اور چھینکنے سے، اڑ کر دوسروں کے، منہ یا ناک یا آنکھ کے ذریعے، پھیپھڑوں تک جا پہنچتا ہے اور مریض کو چند روز میں پھڑکا دیتا ہے، حتیٰ کہ یہ فضاؤں میں تیرتا ہوا، لوگوں کے Lungs میں جا گھستا ہے۔ یہ مشاہدات عالم ہیں، ان سے عبرت حاصل کرنی چاہیے۔

☆ اگر اس وائرس نے، شراب خانوں، جوا خانوں، نائٹ کلبوں، سینما گھروں، بدکاری کے اڈوں کو برباد کر دیا ہے کہ لوگوں کے جمع ہونے سے سب کی بربادی ہے، تو ہم مذہبی اجتماعات کی ”مصلح مرسلہ“ کے تحت، کیوں نہیں پابندی کر سکتے؟ ہم کیوں فتوے بازی کی توپیں تانے رکھتے ہیں؟

## مصلح مرسلہ

امام ابو اسحاق، ابراہیم الغرناطی، الشاطبی نے اپنی کتاب ”الاعتصام“ میں لکھا ہے مصلح مرسلہ سے مراد، قانون سازی کی بالکل کھلی چھوٹ نہیں ہے بلکہ اس کی کچھ شرائط ہیں۔

1: ”الملائمة لمقاصد الشرع بحيث لا تنا فی أصلا من أصوله ولا دلیل من دلائله“

”جو بھی قانون بنایا جائے، وہ مقاصد شریعت کے بالکل مطابق ہو، نہ کہ ان کے خلاف۔“

2: ”إِذَا عُرِضَتْ عَلَى الْعُقُولِ تَلَقَّتْهَا بِالْقَبُولِ“

”جب اس قانون کو اہل علم و دانش کے سامنے پیش کیا جائے، تو عام عقلمیں اسے قبول کر لیں۔“

3: ”أَنْ حَاصِلُ الْمَصَالِحِ الْمُرْسَلَةِ يَرْجِعُ إِلَى حِفْظِ أَمْرِ ضَرُورِي، وَرَفْعِ حَرَجٍ لَازِمٍ فِي الدِّينِ“

”وہ قانون کسی حقیقی ضرورت کو پورا کرنے کے لیے ہو، یا کسی مشکل کو دور کرنے کے لیے ہو۔“

(الاعتصام، ص: 305، دارا الكتاب العربی، بیروت 2005ء)

## استحسان

پھر وہ استحسان پر بحث کرتے ہوئے یہ بتاتے ہیں کہ اگر بظاہر کسی دلیل کی بنا پر، قیاس یہ چاہتا ہو کہ ایک معاملے میں، ایک خاص حکم لگایا جائے، مگر فقیہ کی نگاہ میں وہ حکم، مصلحت کے خلاف ہو، یا اس سے ایسا نقصان یا حرج لازم آتا ہو، جو اسلامی نقطہ نظر سے رفع کرنے کے لائق ہے، یا وہ عرف کے خلاف ہو، تو اسے چھوڑ کر، دوسرا مناسب حکم لگا دینا، استحسان ہے۔

(حوالہ مذکورہ، ص 309، تفہیمات سوم سید مودودی ص 39، ستمبر 2004ء)

## فقہ و بصیرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ

فرمان الہی ہے:

﴿وَالسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوا أَيْدِيَهُمَا﴾ (المائدہ: 38)

”کوئی مرد یا عورت چوری کرے تو ان کے ہاتھ کاٹ دو۔“

((قَالَ عُمَرُ: لَا تُقَطَّعُ فِي عِذْقٍ، وَلَا فِي عَامِ السَّنَةِ))

(المحلی لابن حزم، جلد 12، ص 323)

”سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: درخت پر لٹکتی کھجور توڑ کر چوری کرنے والے کا ہاتھ نہیں

کاٹا جائے گا، نہ ہی قحط کے دنوں میں چور کا ہاتھ کاٹا جائے گا۔“

سورة الأنفال میں مال غنیمت کی تقسیم کا بیان ہے۔ احادیث میں بھی مذکور ہے کہ نمازیوں

میں وہ مال بانٹ دیا جائے۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے سوچا، اگر اس طرح زمینیں تقسیم ہوتی رہیں تو

بعد میں آنے والی نسلوں کے لیے کچھ بھی نہ بچے گا اور نہ فوجوں کے اخراجات پورے ہو

سکیں گے۔ پھر آپ ﷺ نے تقسیم غنائم کو روک دیا۔ شوریٰ میں بحث ہوئی، سب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے توثیق کر دی۔ (مسئلہ اجتہاد، مولانا حنیف ندوی)

## لہذا

حالات کی مجبوری کے تحت، عارضی طور پر شرعی احکام میں، مسلمان حکمران، مفاد عامہ کے لیے کوئی تبدیلی کریں تو جائز ہے۔

نہ علماء کو جذباتی ہونے کی ضرورت ہے، نہ ہی عامۃ المسلمین کو۔ اگر زمانہ حاضرہ کے ماہرین طب حکومت کو مشورہ دیتے ہیں کہ جب تک کرونا وائرس کی وباء ٹل نہیں جاتی، تو مذہبی اجتماعات سے گریز کیا جائے۔ کیونکہ اس میں سارے انسانوں کی بھلائی ہے۔ جو حفاظتی تدابیر بتائی جاتی ہیں ان کی سب کو پابندی کرنی چاہیے۔

✽ اگر خدا نخواستہ جنگ لگ جائے تو راتوں کو بلیک آؤٹ ہوتا ہے۔ اس وقت سب کی خیریت اسی میں ہے کہ کوئی لائٹ نہ جلانے، ورنہ دشمن کے جہاز بمباری کر کے، سب کو اڑا دیں گے۔

مومن صاحب فراست ہوتا ہے، وہ بے بصیرت نہیں ہوتا، اسے حالات و واقعات کی روشنی میں عمل پیرا رہنا چاہیے۔ دینی امور بھی سرانجام دیتا جائے اور مشکل حالات میں حکمت سے کام لیتا جائے۔

## سیرت پیغمبر اسلام ﷺ

((كَانَ فِي وَفْدِ ثَقِيفٍ رَجُلٌ مَجْذُومٌ، فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ: "إِنَّا قَدْ بَايَعْنَاكَ فَأَرْجِعْ")) (مشکوٰۃ المصابيح، کتاب الطب،

حدیث نمبر 4581، بحوالہ صحیح مسلم)

”قبیلہ ثقیف کے وفد میں، ایک شخص جذام (کوڑھ) کے مرض میں مبتلا تھا۔

نبی ﷺ نے اسے پیغام بھیجا کہ ہم نے تیری بیعت قبول کر لی ہے، تو (وہیں سے) واپس چلا جا۔“

## ظاہری رویہ اور باطنی حکمت

بظاہر دیکھنے اور پڑھنے والے کے ذہن میں یہ بات آسکتی ہے کہ جس پیغمبر ﷺ نے کوڑھی آدمی سے ملنا ہی گوارا نہ کیا، اسے دور سے ہی واپس جانے کا حکم دے دیا، اس پیغمبر ﷺ کے بارے میں قرآن تو یہ کہتا ہے:

﴿وَإِنَّكَ لَعَلَىٰ خُلُقٍ عَظِيمٍ ۝﴾ (القلم : 4)

”بے شک تم اخلاق کے بڑے مرتبے پر فائز ہو۔“

مزید فرمایا:

﴿وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ ۝﴾ (الانبیاء : 107)

”اے نبی ﷺ! ہم نے تمہیں دنیا والوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔“

## حاصل کلام

جذام اور کوڑھ کا مرض، متعدی (Epidemic) ہے۔ جس طرح طاعون اور ہیضہ وغیرہ ہیں۔ ماہرین طب نے جو تجربات کیے ہیں، وہ نبی ﷺ کے اس عمل کے مطابق، سچ ثابت ہوئے ہیں۔

## امت کو ہدایت

صحیح بخاری میں حدیث ہے، آپ ﷺ نے فرمایا:

((لَا عَذْوَى وَلَا طَيْرَةَ وَلَا هَامَةَ وَلَا صَفَرَ وَفِرَّ مِنَ الْمَجْذُومِ

كَمَا تَفِرُّ مِنَ الْأَسَدِ)) (صحیح البخاری)

”کوئی بیماری متعدی نہیں ہے، بدشگونی بھی نہیں ہے، الو (کی نحوست) بھی نہیں

ہے، ماہ صفر کی (نخست) بھی نہیں ہے۔“

آخر میں فرمایا:

☆ اور کوڑھی شخص سے اس طرح بھاگو، جس طرح شیر سے (جان بچانے کے لیے) بھاگتے ہو۔ (مشکوٰۃ شریف، کتاب الطب، حدیث نمبر 4577، بحوالہ بخاری شریف)

☆ مشرکین جو جاہلی رسوم اور توہمات میں ڈوبے ہوئے تھے، پہلے تو ان کے عقائد باطلہ پر نبی ﷺ نے ضرب کاری لگائی کہ جو سمجھتے تھے کہ متعدی امراض، بدشگونی، نخست یوم، ماہ صفر کی نخست وغیرہ، یہ چیزیں بذات خود موثر ہیں، نہیں بلکہ آپ ﷺ نے امت کو یہ عقیدہ عنایت فرمایا کہ سب چیزوں کا اثر انداز ہونا، اللہ تعالیٰ کی مشیت سے ہوتا ہے، وہ اللہ ہی تمام اسباب کو پیدا کرنے والا ہے۔

بیماری آتی ہے تو اس اللہ کی مرضی سے آتی ہے، کوئی کام بنایا بگڑتا ہے تو اللہ کی مرضی سے، جانوروں میں کوئی نخست نہیں ہوتی، قدرتی طور پر کام، اللہ کے حکم سے سنورتے اور بگڑتے ہیں، نہ کوئی مہینہ منحوس ہے نہ کوئی ستارہ بارش برساتا ہے۔ سارا نظام کائنات، اللہ کے حکم سے چل رہا ہے۔

☆ جب تقدیر الہی پر پختہ یقین بن گیا، تو آخر پر فرمایا مجذوم سے دور رہو، اگرچہ اس کے متعدی ہونے کا امکان ہے، لیکن یقین و ایمان یہ ہو کہ سب کچھ، اللہ کے اذن سے ہو رہا ہے۔

☆ علامہ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ نے قریباً پانچ صفحات پر، کافی سارے اہل علم کی آراء نقل کی ہیں، جسے شوق ہو وہ دیکھ سکتا ہے۔ (فتح الباری، جلد 10، صفحہ 196)

☆ یہی مباحث علامہ نووی رحمہ اللہ نے نقل فرمائے ہیں۔ بلکہ باب کا عنوان ہی یہ مقرر کیا ہے، باب اجتناب المجذوم ونحوہ، کتاب السلام کے تحت۔

(شرح صحیح مسلم، جلد 14، ص 191)

☆ یہی کچھ علامہ ابی نے شرح مسلم میں لکھا، (اکمال اکمال المعلم، جلد 7، صفحہ 440)

☆ ایسے ہی علامہ غلام رسول سعیدی نے شرح مسلم میں لکھا۔ (جلد 6 ص 608)

## تصویر کا دوسرا رخ

نبی ﷺ نے ایک کوڑھی آدمی کا ہاتھ پکڑا اور اسے اپنے ساتھ پیالے میں رکھا اور حکم دیا: ((كُلْ ثِقَةً بِاللّٰهِ، وَتَوَكَّلًا عَلَيْهِ)) (مشکوٰۃ شریف، کتاب الطب،

روایت نمبر 4585، بحوالہ ابن ماجہ)

”تو اللہ پر اعتماد کر اور توکل کر کے کھانے میں شریک ہو۔“

☆ یہ روایت سند کے اعتبار سے ضعیف ہے، قابل حجت نہیں ہے۔

(سلسلة الاحادیث الضعيفة، علامہ البانی)

## ماہرین فن طب

دنیا بھر کے ماہرین فن طب نے، جو تجربات و مشاہدات سے، کرونا وائرس کے بارے میں بتایا ہے، اسے تسلیم کرنا چاہیے، جو وہ احتیاطی تدابیر بتا رہے ہیں، ان پر عمل کرنا چاہیے۔ اسی میں ساری انسانیت کی خیر ہے، حقیقت یہ ہے کہ اس موذی وائرس نے لاکھوں کو موت کے منہ میں دھکیل دیا ہے۔ لاکھوں اس کے مریض وینٹی لیٹر (Ventilators) پر، امید حیات لگائے بیٹھے ہیں۔ ایک ایک ہسپتال میں ہزاروں مریض پڑے ہیں۔ فیوزل ہومز میں میتوں کی تجہیز و تکفین کا رش لگا ہوا ہے۔ کئی کئی روز تک انہیں غسل وغیرہ دینے کی نوبت نہیں آرہی۔

## ایسے خطرات میں

اس وبائے عام نے سارے جہاں کی، سپر پاورز کو بے بس کر دیا ہے، ہمیں عبادت گاہوں میں، اجتماعی عبادت کو، وقتی طور پر موقوف کرنا چاہیے۔ تاکہ انسانوں کی جانیں بچ جائیں۔ زندگی ہوگی تو جمعہ و جماعت کا نظام، پھر بحال ہو سکتا ہے۔ اگر زندہ ہی نہ رہے تو کون عبادت گاہوں کو آباد کر سکے گا۔

یہ وباء مسلمانوں کے لیے امتحان ہے اور دیگر قوموں کے لیے عذاب ہے۔ مسجد میں ویرانی دیکھ کر، پریشانی تو بہت ہے، ابھی رمضان شریف آ رہا ہے، جس کی رونقیں چھن گئی ہیں۔ بے کیف رمضان گزرے گا، بے سرور عید گزرے گی۔ سارے لوگ اپنے اپنے گھروں میں محصور ہو کر رہ گئے ہیں۔

❁ کوئی رشتہ دار اور عزیز دوست فوت ہوتا ہے تو جنازے میں نہیں جاسکتے، کسی کے لیے تعزیت کو نہیں جاسکتے، کسی بیمار کی عیادت کو نہیں جاسکتے۔ ہر ایک کو اپنی پڑی ہے، میدان محشر کا نقشہ ہے، ہر کوئی رَبِّ نَفْسِی، رَبِّ نَفْسِی، پکارنے پر مجبور ہے۔ قیامت سے پہلے ہی قیامت کا سماں ہے۔ کوئی دیرانی سی ویرانی ہے۔ اللہ تعالیٰ خیریت سے اس وباء کو رفع دفع فرمائے۔ آمین!

## وبائی مقامات سے بچنا

صحیح بخاری میں روایت ہے:

((أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، خَرَجَ إِلَى الشَّامِ فَلَمَّا كَانَ بِسَرِغَ بَلَغَهُ أَنَّ الْوَبَاءَ وَقَعَ بِالشَّامِ فَأَخْبَرَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِذَا سَمِعْتُمْ بِهِ بِأَرْضٍ فَلَا تَقْدَمُوا عَلَيْهِ وَإِذَا وَقَعَ بِأَرْضٍ وَأَنْتُمْ بِهَا فَلَا تَخْرُجُوا فِرَارًا مِنْهُ“  
فَرَجَعَ عُمَرُ مِنْ سَرِغَ)) (كتاب الجبال، باب ما يكره من

الاحتیال فی الفرار من الطاعون، حدیث : 6973)

”سیدنا عمر رضی اللہ عنہ ملک شام (SYRIA) کی طرف روانہ ہوئے۔ سرغ مقام تک پہنچے تو انہیں خبر ملی کہ شام میں وباء پھوٹ پڑی ہے۔ پھر سیدنا عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے انہیں حدیث بتائی۔ حضور ﷺ نے فرمایا: ”جب تم کسی علاقے میں وباء پھوٹنے کا سن لو تو اس علاقے میں مت جانا۔ اگر تمہارے علاقے میں وباء

پھوٹ پڑے تو وہاں سے فرار مت ہونا۔“

## وباء

وباء وہ بیماری ہے جو ہوا کے خراب ہو جانے سے پھیلتی ہے، متعدی بیماری، مرگ عام، جیسے طاعون، ہیضہ وغیرہ۔

وبائیات، وباؤں کی تحقیق اور روک تھام کا علم۔ (EPIDEMOLOGY)

(فیروز اللغات اردو)

## پبلک مقامات

شاپنگ سینٹرز، تعلیمی ادارے، تفریحی مقامات، کلب (Clubs) سینما گھر، عبادت خانے، یعنی جہاں جہاں لوگوں کا ہجوم ہو، اجتماع ہو، سب جگہوں سے بچنا ضروری ہے، جب وباء پھوٹ نکلی ہو، یہ گریز، تقدیر الہی سے انحراف نہیں ہے، بلکہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے شام سے واپسی پر، ایسے لوگوں کے خیال کی تردید فرمادی تھی، یہ کہہ کر ”نَفِرُ مِنَ قَدَرِ اللَّهِ إِلَى قَدَرِ اللَّهِ“ (صحیح بخاری، کتاب الطب، باب ما ذکر فی الطاعون) ”ہم اللہ کی تقدیر سے بھاگتے ہیں، مگر (کدھر بھاگتے ہیں) اسی کی تقدیر کی طرف۔“

✽ یعنی اگر آج ہم عبادت خانوں کے اجتماع سے گریز کریں تاکہ وائرس سے بچا جاسکے، تو یہ نہ تقویٰ کے خلاف ہے، نہ توکل علی اللہ کے خلاف ہے، نہ تقدیر الہی کا انکار ہے، بلکہ بقول عمر فاروق رضی اللہ عنہ اپنی جانوں کا تحفظ ہے۔ کیونکہ خود کشی اسلام میں حرام ہے۔ جب کرونا وائرس ہزاروں لوگوں کو موت کے گھاٹ اتارتا جا رہا ہے تو ہوش مندی یہ ہے کہ جان بوجھ کر اپنے آپ کو ہلاکت میں نہ ڈالیں۔

☆ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَلَا تُلْقُوا بِأَيْدِيكُمْ إِلَى التَّهْلُكَةِ ۚ﴾ (البقرہ : 195)

”اور اپنے ہاتھوں اپنے آپ کو ہلاکت میں نہ ڈالو۔“

## علامہ ابن القیم رحمہ اللہ

علامہ ابن القیم رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

”وفی الأحادیث الصحيحة الأمر بالتداوی، وأنه لا ینافی التوکل، كما لا ینافیہ دفع داء الجوع، والعطش، والحر، والبرد بأضدادها۔ بل لا تتم حقيقة التوحید الا بمباشرة الأسباب التي نصبها الله مقتضيات لمسبباتها قدرا وشرعا“ (الطب النبوی ص 17)

”صحیح احادیث میں علاج معالجہ کا حکم دیا گیا ہے، دوائیں استعمال کرنا، توکل کے خلاف نہیں ہے، جیسے بھوک کا علاج کھانا ہے اور پیاس کا علاج پینا ہے، گرمی کا علاج ٹھنڈک ہے اور سردی کا علاج تپش سے ہے۔ بلکہ توحید کی حقیقت مکمل نہیں ہوتی، جب تک اللہ تعالیٰ کے مقرر کردہ اسباب و وسائل سے براہ راست فائدہ حاصل نہ کیا جائے۔ یہ شرعی اور تقدیر کے تقاضوں کو پورا کرنا ہے۔“

## مُسَبِّبٌ وَأَسْبَابٌ

حقیقی مُسَبِّبٌ، مُسَبِّبُ الْأَسْبَابِ، صرف اللہ تعالیٰ ہے، اس ایمان و یقین کے ساتھ، ہر طرح کا علاج، معالجہ حفظانِ صحت کے اصولوں کی پابندی کرنا، تمام حفاظتی تدابیر پر عمل کرنا، جن جن چیزوں سے صحت انسانی کو نقصان کا اندیشہ ہو، ان سے مکمل پرہیز کرنا، بالکل شرعی تقاضا ہے۔

لہذا اگر کرونا وائرس، لوگوں کے جمع ہونے سے پھیلتا ہے اور ساری دنیا اس کا خمیازہ بھگت رہی ہے تو اجتماعی عبادات کو موقوف یا محدود کرنا، خلاف شریعت نہیں ہے۔

اس وائرس نے انسان کو بلا امتیاز مسلم و غیر مسلم سب کو گھیرے میں لے رکھا ہے، جن ہسپتالوں میں ایک ہزار مریضوں کا انتظام تھا، وہاں گیارہ ہزار مریض پڑے ہیں، فرش پر لٹائے ہوئے ہیں۔ ڈاکٹر ز اور نرسیں زائد وقت لگا کر، مصروف عمل ہیں۔ ان معالجین کی جان پر بھی ترس کھائیں، جو اوور ٹائم ڈیوٹی دے کر، خلق اللہ کی جانیں بچانے میں لگے ہوئے ہیں، وہ اپنے معصوم بچوں کو گھروں میں چھوڑ کر، یہ خدمات انجام دے رہے ہیں۔ ان سے تعاون کرنا قوموں کا فرض ہے۔

## تعاون کیا ہے؟

محکمہ صحت کے کارکنان کا تعاون یہ ہے کہ جو کچھ وہ حفظان صحت کی تدابیر بتا رہے ہیں، ان پر سب لوگ خود سختی سے عمل کریں۔ بلا ضرورت گھروں سے نہ نکلیں، فیس ماسک لگائیں، ہاتھوں کو بار بار صابن وغیرہ سے دھوئیں، آپس میں میل جول کم کریں، سوشل فاصلے برقرار رکھیں، ایسی ہدایات میڈیا، کثرت سے بتا رہا ہے، اس پر عمل کریں، یہ ہمارا دینی فریضہ ہے۔ اپنی جان بچائیں، دوسروں کی جانیں بچائیں، ہر فرد فلاح انسانیت میں اپنا کردار ادا کرے، یہ قومی فریضہ بھی ہے۔

## مولانا حالی

مولانا الطاف حسین حالی نے کیا خوب لکھا ہے:

کسی نے یہ بقراط سے جا کے پوچھا  
مرض تیرے نزدیک مہلک ہیں کیا کیا  
کہا ”دکھ جہاں میں نہیں کوئی ایسا  
کہ جس کی دوا حق نے کی ہو نہ پیدا  
مگر وہ مرض جس کو آسان سمجھیں  
کہے جو طبیب اس کو ہذیان سمجھیں

سبب یا علامت گر ان کو سمجھائیں  
تو تشخیص میں سو نکالیں خطائیں  
دوا اور پرہیز سے جی چرائیں  
یونہی رفتہ رفتہ مرض کو بڑھائیں  
طبیہوں سے ہرگز نہ مانوس ہوں وہ  
یہاں تک کہ جینے سے مایوس ہوں وہ“

❁ بقراط، ایک یونانی حکیم، جس نے سب سے پہلے فن طب کی بنیاد رکھی۔ سولہ برس کی عمر میں فارغ التحصیل ہوا، اناسی (79) سال تعلیم و تصنیف اور عبادت میں گزارے۔ اس کا زمانہ، مسیح علیہ السلام سے قریباً ساڑھے چار سو (400) سال قبل کا ہے۔ یہ ایران کے بادشاہ بہمن بن اسفندیار کا ہم عصر تھا۔ پچانوے (95) سال کی عمر میں فوت ہوا۔

(لغات فارسی، دار عمر فاروق حضرو)

❁ فن طب کا بابائے آدم کہہ رہا ہے، ہزاروں سال پہلے کہ ہلاک کر دینے والی بیماری وہ ہے، جسے معمولی سمجھ لیا جائے اور ڈاکٹر کی ہدایات کو فضول قرار دیا جائے، جیسا کہ آج بعض لوگ کرونا وائرس کو ہلکا لے رہے ہیں اور ڈاکٹروں کی باتوں کا مذاق اڑا رہے ہیں۔

## اسرائیلی روایات

علامہ ابن القیم رحمہ اللہ نے نقل کیا کہ سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے رب تعالیٰ سے التجا کی،  
”یا رب! مِمَّنِ الدَّاءُ؟“ اے میرے رب! یہ بیماری کس کی طرف سے آتی ہے؟  
”قال: مِّنِّي“ فرمایا: میری طرف سے آتی ہے۔  
”قال: فِمِمَّنِ الدَّوَاءُ؟“ پھر عرض کیا، تو دواء کس کی طرف سے آتی ہے؟  
”قال: مِّنِّي“ فرمایا: وہ بھی میری طرف سے آتی ہے۔

”قال: فَمَا بَالُ الطَّبِيبِ؟“ مزید پوچھا: پھر طبیب کا کیا کردار (ROLE) ہے؟  
 ”قال: رَجُلٌ أُرْسِلَ الدَّوَاءُ عَلَى يَدَيْهِ“ فرمایا: طبیب وہ آدمی ہے جس کے

ہاتھوں میں، میں شفا (دوا) بھیجتا ہوں۔ (الطب النبوی، ص 17)

✽ ڈاکٹروں کا مسلمان ہونا ضروری نہیں ہے۔ جو ڈاکٹر بھی خلق اللہ کی خدمت کرتا ہے، اللہ تعالیٰ اسی کو، شفا کا سبب بنا دیتا ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا رب العالمین ہونے کا کھلا ثبوت ہے۔  
 آج اس دنیا میں غیر مسلم ڈاکٹرز، زیادہ اچھے طریقے سے، خدمت خلق کر رہے ہیں، بہ نسبت مسلم ڈاکٹروں کے۔ الا ما شاء اللہ!

## علامہ وحید الزماں

علامہ وحید الزماں نے یہ روایت کی ہے:

((إِنَّهُ سُئِلَ عَنْ أَرْضٍ وَبَيْئَةٍ، فَقَالَ: دَعَهَا فَإِنَّ مِنَ الْقَرْفِ التَّلَفُ))

”آنحضرت ﷺ سے پوچھا گیا، وبائی سرزمین میں رہنا کیسا ہے؟ آپ ﷺ نے

فرمایا: اس علاقے کو چھوڑ دے، بیماری کے قریب جانے سے ہلاکت ہوتی ہے۔“

✽ مطلب یہ ہوا کہ جو ملک بد آب و ہوا والا ہو، وہاں اکثر و بارہتی ہے۔ ایسے ملک سے دور رہنا بہتر ہے۔ آب و ہوا صاف ہونا، صحت کے ضروری اسباب میں سے ہے۔ ہوا اور پانی کی خرابی، اکثر اوقات بیماری کا سبب بن جاتی ہے۔ بہ مشیت خداوندی۔

(لغات الحدیث سوم، ق کے تحت)

✽ یہ تو وبائی علاقے سے دور رہنے کی ہدایت فرمائی۔ اسی کو بنیاد بنا کر، ان مقامات سے بھی

دور رہنا ضروری ہے، جہاں انسانوں کے وائرس، ایک دوسرے کو لگ سکتے ہیں۔ وہ

خطرناک مقامات، لوگوں کے جمع ہونے کے ٹھکانے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَمَا جَعَلَ عَلَيْكُمْ فِي الدِّينِ مِنْ حَرَجٍ﴾ (الحج : 78)

”اور دین میں تم پر کوئی تنگی نہیں ہے۔“

✽ علامہ جلال الدین سیوطی نے نقل فرمایا ہے:

”وأخرج ابن أبي حاتم، عن مقاتل بن حيان في قوله: ﴿وَمَا جَعَلَ عَلَيْكُمْ فِي الدِّينِ مِنْ حَرَجٍ﴾ يقول: لم يضيق الدين عليكم، ولكن جعله واسعاً لمن دخله، وذلك أنه ليس مما فرض عليهم فيه، الا ساق اليهم عند الاضطرار رخصة والرخصة في الدنيا فيها وسع عليهم رحمة منه، اذا فرض عليهم الصلاة في المقام أربع ركعات، وجعلها في السفر ركعتين وعند الخوف من العدو ركعة، ثم جعل في وجهه رخصة، أن يومي، إيماء أن لم يستطع السجود، في أي نحو كان وجهه، لمن تجاوز عن السيئات منه والخطاء، وجعل في الوضوء والغسل رخصة، اذا لم يجد الماء أن يتيمموا الصعيد، وجعل الصيام على المقيم واجباً، ورخص فيه للمريض، والمسافر عدة من أيام آخر، فمن لم يطق فاطعام مسكين مكان كل يوم، وجعل في الحج رخصة، ان لم يجد زاداً او حملاًناً او حبس دونه، وجعل في الجهاد رخصة، ان لم يجد حملاًناً او نفقة، وجعل عند المجهد والاضطرار من الجوع، أن رخص في الميتة والدم ولحم الخنزير قدر ما يرد نفسه، لا يموت جوعاً في أشباه هذا في القرآن، وسعه الله على هذه الأمة رخصة منه

ساقھا الیہم“

(تفسیر الدر المنثور، سورة الحج، آية 78، جلد 4، ص 672)

”دین میں تم پر کوئی تنگی نہیں ہے، بلکہ جو کوئی اس دین میں داخل ہوگا، اس میں وسعت پائے گا۔ جو بھی ان پر فرض عائد کیا جائے گا، مجبوری کے وقت اس میں رخصت دی جائے گی۔ یہ دنیا میں رخصت، ان پر اللہ کی طرف سے رحمت ہوگی۔ جہاں چار رکعات نماز فرض ہوئی، وہاں سفر میں دو رکعت رہ گئیں اور دشمن کے خوف کے وقت، ایک رکعت رہ گئی، پھر قبلہ رخ ہونے میں رخصت دی کہ اشارے سے نماز پڑھ لے۔ اگر سجدے کی ہمت نہ ہو، چاہے رخ کسی طرف ہو۔ گناہوں اور خطاؤں سے وہ درگزر کرتا ہے۔“

ii: اسی طرح وضوء اور غسل میں رخصت دی، جسے پانی میسر نہ ہو کہ وہ تیمم کر لے پاک مٹی

سے۔ مقیم (اپنے گھر پر رہنے والے) پر روزہ رکھنا فرض ہے، ہاں اگر بیمار یا مسافر ہے تو اتنے دنوں کی رخصت دے دی گئی، بعد میں وہ روزے رکھ لے، جو روزہ رکھنے کی بالکل سکت نہ رکھے، وہ ہر روزے کے بدلے مسکین کو کھانا کھلا دے۔

iii: حج میں رخصت دے دی، جس کے پاس سفر خرچ اور سواری کا بندوبست نہ ہو، یا محصور ہو گیا ہو۔

iv: جہاد میں بھی رخصت، جب اسے سفر خرچ اور سواری نہ ملے۔

v: بھوک سے مجبور کو، مردار اور خنزیر کا گوشت کھانے کی رخصت دے دی کہ اپنی جان بچا لے، بھوک سے مرنے کو اپنے کو محفوظ کر لے۔ اللہ تعالیٰ نے اس امت پر شفقت فرماتے ہوئے، مشکلات میں رخصت دے دی۔

انہی احکام رخصت کی روشنی میں، اگر مستند اطباء، وائرس پھیلنے کے ڈر سے، ماسک چہرے پر پہننے کی ہدایت کریں تو ان کی بات ماننا لازم ہے۔ نماز میں چہرے کو ڈھانپنے کی ممانعت، وقتی طور پر معطل ہو جائے گی۔



# اگر آپ چاہتے ہیں کہ



- آپ توحید کی کرنوں سے فیض یاب ہوں۔
- آپ سنت مطہرہ کے نور سے منور ہوں۔
- آپ آل رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات سے بہرہ مند ہوں۔
- آپ اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگیوں سے آشنا ہوں۔
- آپ اہل علم کی تحریری کاوشوں سے شناسا ہوں۔
- آپ زندگی کا رخ بدلنے والے واقعات تک رسائی حاصل کریں۔
- آپ ذہنی فرقہ واریت کے زہر سے محفوظ رہیں۔
- آپ علم، فکر، فہم اور عمل کی جستجو کریں۔
- آپ اپنے مذہبی و تہذیبی اقدار سے وابستہ ہوں۔
- آپ معاشرتی اصلاح کے لیے کردار ادا کریں۔

تو پھر دینی و اصلاحی کتب کے ساتھ اپنا تعلق مضبوط کر لیں اور ان کتب کو آپ تک پہنچانے کے لیے العاصم اسلامک بکسٹن کی خدمات حاضر ہیں۔ فون کیجیے اور کتب حاصل کیجیے۔

**العاصم اسلامک بکسٹن**  
لاہور پاکستان

+1-9294240707 +92-302-4373627